جلد ۵ | بمبئی دو شنبہ ۲۱ شوال المکرم ۱۳۱۸ھ مطابق ۱۱ فروری ۱۹۰۱ء | نمبر ۵

مُقَدَّمۂ ابجیکشن
حیرت کی کیا بات ہے

جنرل ڈیویٹ جو ہاسہ ارنگہ میں نہیں آتا تو حفت
شمانی کے لئے روز بعض بعض تار لے آڑا دیتا ہے کہ
بلکہ دیکھکے حیرت ہو جاتی ہے۔ لارڈ کچنر کے حوالے وہ کہتا
ہے کہ جنرل ڈیویٹ بھاگ گا بھاگا پھرتا ہے اور اسکو کسی طرف
گھیر اگر وہ صاف نکل گیا۔ وہ بڑا جفاکش ہے الغیا اگر وہ
مین سو سو کوس نکل جاتا ہے۔ غرض خدا ایسے ایسی
چند باتیں ہیں۔ پھر کہتا ہے کہ ان حالات نے ولایتی
لوگوں کو حیرت میں ڈالدیا ہے۔ ارے بھئی حیرت کی کیا
بات ہے۔ ایسے جفاکش اور پھرتیلے تو ہندوستان
میں سیکڑوں ڈال نکلینگے۔ بلاؤ انکے مقابلہ میں جنرل ڈیویٹ
کیا بیچارہ ہے مقابلہ ہو تو معلوم ہو۔

ماتم تھا اس قسم کا کہ مضمون رو دیا

گذشتہ سے گذشتہ ہفتہ ہم پنچ نے حضور ملکہ معظمہ کی
ماتم میں ایک صفحہ سیاہ کیا تھا اور کہ آج خود کئی شعر بھی
غلط ملط ہو گئے تھے کہ پڑھے نہیں جاتے تھے اسکی وجہ
ہنسنے کی خریداروں نے پوچھی ہے اور بعض نے اعتراض
کیا ہے کہ صفحہ سیاہ کر دینے میں کیا ہے۔ اسپر یہ اصل وجہ یہ
ہوئی کہ کاپی تو تیار ہو چکی تھی۔ دو تین صفحہ چھپ بھی چکے تھے
نکلے لیکن خدا جانے پتھر کو وقت لگ گئی یا مضمون در دیکے
کہ شعر بگڑتے ہی چلے گئے اور ایسے بگڑے کہ بنائے نہ بنے آخر
مجبور کیا کہ حضور ملکہ معظمہ کے ماتم کا اثر ہے کہ مضمون خود
زار زار رو رہا ہے۔ اسلئے ہم نے اسکو یونہی رہنے
دیا کہ ماتم کا مضمون سب سے نرالا رہیگا۔ پڑھنے
والے اگر ملکہ معظمہ کی وفات پر نہ رو دیں تو ہماری خاطر تو
رو دیں گے اور یہ بھی ہماری خاطر کر رو دے جاؤ پڑھتے جاؤ۔

بمبئی میں روسی اڑنگہ

روس بھی بڑا بندہ ہے۔ سامنے دو پولیٹیکل ایڈی پیچ
تصنیف کرتا رہتا ہے۔ ہماری گورنمنٹ اسکو نہیں سمجھتی ہے تو
وہ ہر سال ایک نہ ایک اڑنگا ایسا ہی نکالتا رہتا ہے کہ جس سے
ہندوستانیوں سے تھوڑا بہت تعلق ہو جائے۔ اور
کئی اڑنگے تو گورنمنٹ نے روک دئیے لیکن خدا جانے اس سال
اسنے کیا جادو کر دیا کہ ہماری گورنمنٹ اسکی دم جھانسے
میں آگئی اور روسی کونسل کی تقرری بمبئی میں منظور
کر لی۔ میاں روسیان کے کونسل بمبئی میں بیٹھینگے اور خوب نبار
سے یہاں کے حالات روسیوں کو لکھا کریں۔ خدا خیر کرے انجام
اچھا نظر نہیں آتا۔ روس تو ایسا جھڑوس ہے کہ اسکو ہر وقت
دور رہنا چاہئے وہ کتنی ہی محبت کی باتیں کرے مگر یہی کہنا
چاہئے کہ بس بابا معاف کرو نہ محبت تیری اچھی نہ عداوت اچھی
نصیحت کرو مولیٹی پان بھی خوب جانتا ہے پھر تو خوب انار

ہندی مسلمانوں کی عالی ہمتی

چندہ حجاز ریلوے

نام	مقام	رقم	معرفت
شاہ محمد نور صاحب	احمد آباد	۵	دادا کریم محمد [illegible]
ابراہیم سراج الدین صاحب	پونا (دہلی)	۱	
حاجی عبداللہ خان و منیر خان صاحب (بارہ بنکی)	(ایضاً)	۵	
کریم بخش عبدالرزاق صاحب	″	۱	بمعرفت عبداللہ خان
علی محمد صاحب محمد رستگی	″	۲	عزیز خان صاحب
بی بی بانو بنت حاجی عبدالرحیم	″	۱	″
امام بخش صاحب	″	۳	″
کریم بخش صاحب	″	۱	″
مسلمانان فرید پور	ضلع بریلی	۱۵	عزیز احمد صاحب

میزان ۱۱۲

رقم سابقہ ۱۸۴۸

میزان کل ۱۹۶۰

خدا کا شکر ہے کہ ہندی مسلمانوں کی عالی ہمتی دیکھ کر ہمارے بھائی مالدار ہندوؤں کو بھی غیرت آ گئی۔ عبداللہ میاں گھنڈرانی کی کوشش سے تقریباً ۹ ہزار روپیہ ہو گئے تھے مگر اب دس بارہ ہزار اور ہو جانے کی امید ہے کیونکہ وہ برابر کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔ گذشتہ ہفتہ انہوں نے چند صاحبوں کی دعوت کی جب سب بلانے والے سب حاضر ہو گئے تو آپ نے شروع کی تو انہوں نے چندہ حجاز ریلوے کی تحریک کر دی۔ اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ ہم بہت مشکور ہیں کہ ان حضرات نے اچھی طرح مدد کی

شہزادگان دہلی کا زمانہ سوگ

حضور ملکہ معظمہ کی وفات حسرت آیات کا صدمہ واقعی ایسا جانکاہ ہے کہ جتنا افسوس ہو تھوڑا ہے جتنا قلق ہو کم ہے ہندوستان کے ہر چھوٹے بڑے شہر میں اکثر لوگ خوب خوب اظہار افسوس ہوئے۔ اور ہو رہے ہیں ہوئے۔ دہلی۔ لاہور۔ امرتسر۔ علیگڈھ۔ مظفر نگر۔ میرٹھ۔ مراد آباد وغیرہ میں ماتمی جلسے بڑے زور شور سے ہوئے۔ اور صرف زبانی ماتم والے پر ہی بس نہیں کی بلکہ عملی طور پر بھی ماتم کا ثبوت دیا گیا۔ بعض مقاموں میں ایام ماتم کے پورے ہونے تک شادی بیاہ بھی بند کر دئے گئے۔ خیر اتنی ہی ہوگئیں۔ خیر یہ تو جو کچھ ہوا۔ اچھا ہوا۔ خوب ہوا۔ آمنا صدقنا۔ مگر دہلی کے شہزادگان میں جس طریقہ سے سوگ منایا گیا وہ سب سے بڑھکر رہا۔ ہم جانو شہزادگانی جو نکلے تو سب سے نرالے ہوتے ہیں۔ بقول شخصے ہم جو بات کی خدا کی قسم لاجواب کی۔ شہزادوں نے ماتمی جلسہ رنگ محل میں کیا جا کیا۔ اول تو یہی ملاحظہ فرمائیے۔ ماتم اور رنگ محل۔ کیوں نہو۔ فطرتی رنگینی ماتم سے نہ جائے کہ جس کی بدولت رنگ میں بھنگ بھی پڑ گئی مگر پروا کیا ہے شہزادگی خیر آگے سنئے۔ سب حضرات آسمانی رنگ کا گڑ گڑا لباس زمانہ کا یہ خاص ماتمی رنگ ہے پہنے ہوئے۔ بعد اسکے لسیا رنگ کے قرار بالاے کہ سرد ماتمی طوق گلے میں ڈالیں یعنی ہر وقت آسمانی گلو بند ٹکائے رہیں۔ اور عورتیں آسمانی رنگ کی چوڑیاں پہنیں اور سوگ کے ایام پورے ہونے تک ماتھوں میں مہندی نہ لگائیں۔ نہ بناؤ سنگار کریں۔ غرضکہ ظاہرا ماتمی سین کھینچا ہے واقعی خوب ایسا ہی چاہئے کیونکہ دوستانہ تعلقات سے خاص رشتہ ہو لیکن یہ تو بتائیں کہ زنانہ سارہ یا ماتمی ماتم کا عام طور پر ثبوت کیونکر کیا اسی بس میں ہو تو کچھ بھی ہو نہ سر کے سر برگ بنا ہے اور خیر تو ثواب بخشا گیا۔ اب اور کچھ ماتم کو گذرنے سے ورخیرات کر کے جا

دنیا سازی اندھا کر دیتی ہے

ہندی مانس بہی عجیب رقم ہیں جسطرف جھکی ایسے جھکے کہ ہاتو دوسرے کو تحت الثریٰ میں بہیجا دیا یا خود پہنچ گئے۔ ان میں افراط و تفریط کا استعداد مادہ ہے۔ کہ اگر کسیکو سر پر لیں گے تو عرش پر بٹھانے کی کوشش کریں گے۔ اور اگر گرائیں گے تو تحت الثریٰ سے بھی سوا تین گز نیچے دھنسا دینے کی کوشش کرینگے۔ یہی وجہ ہے کہ غیر قومیں انکے تبقیے اڑاتی ہیں اور یہ ہمیشہ آفتوں میں مبتلا رہتے ہیں حضور ملکہ معظمہ کی وفات پر بعض حضرات نے اظہار افسوس اور تقسیم خیرات سے درگذر کر کے **کلام مجید پڑھوا پڑھوا کر بخشے** یہ دنیا سازی نہیں تو اور کیا ہے۔ کیا ان باتوں سے انگریز خوش ہو جائینگے۔ کیا ان کے دل زیادہ ہو جاینگی۔ نہیں ہرگز نہیں۔ اگر وہ جب کسی مردے کو انجیل کا ثواب پہونچائیں تو اوس سے تم خوش ہوگے اور تم یہ سمجھوگے کہ واقعی مردے کو ثواب پہنچ گیا۔ باوجودیکہ تم تمہارے آسمانی کتاب بھی سمجھتے ہو۔ اور انگریز تو قرآن کو زمینی کتاب سمجھتے ہیں۔ پھر وہ یہ کیسے سمجھ سکتے ہیں کہ اسکا پڑھنا ثواب ہے۔ وہ قرآن کو نعوذ باللہ اس فعل کو لغو سمجھتے ہونگے اور واقعی لغو بلکہ سراسر لغو ہے۔ اسلامی اصول کے بھی تو قرآن مجید یا نوافل کا ثواب غیر مذہب والے کو نہیں پہنچ سکتا۔ جن لوگوں نے یہ حرکت کی انہوں نے گویا قرآن شریف کے ساتھ مذاق کیا اور خدا پاک کے کلام کی توہین کی۔ تمہارے پیغمبر اور تمہارے مولا نے تو یہود و نصاریٰ کو مخاطب کر کے یہ ہدایت کی کہ قرآن مجید کو تم جاہو اور وہ کہیں کہ یہ باطل ہے پھر اوسکا ثواب تم اون لوگوں کو پہنچاتے ہو۔ نعوذ باللہ تمہاری عقل پر۔ انہی باتوں سے ہمیشہ تمہاری دنیا بھی خراب ہے اور دین بھی اب بھی خدا ہوش میں آؤ اور غیر مذہب والوں

صرف بطور امداد

یارو کچھ سمجھ مین نہین آتا کہ ڈچ کون بلا ہین شروع جنگ مین تو انکی تعداد کی نسبت اعلان دیا گیا تھا کہ زیادہ کچھ وہان نہین۔ صرف ۳۰ ہزار ہین۔ یہ اعلان سرکاری تھا۔ اور سرکاری بات مین ہرگز شک آرو کار گردو پیش سمجھ مین نہین آتا کہ انکے صرف ۳۰ ہزار اور ہمارے ۲ لاکھ۔ اب تک انکا دنیا مین وجود کیسے باقی ہے۔ دوسری یہ تعجب ہے کہ جیسے ہماری بہادر فوج میدان جنگ مین خم ٹھونک کر کود پڑی ہے خدا جھوٹ نہ بلائے تو انسے ڈیڑھ ہزار شکستین ڈچونکو دے ڈالی ہونگی۔ مگر ڈچون کے دم خم مین ذرا بھی فرق نہین آیا۔ جنگ کی یہ کیفیت ہے کہ ہنوز روز اول کا مضمون ہے۔ باوجود شکستو پر شکستین کھانے کے ڈچون کا یہ زور ہے کہ ہمارے علاقہ مین دراتے گھسے چلے آتے ہین۔ کیپ ٹاون پر ہماری فوجکا بہت بڑا اکھاڑا ہے اور وہ بہت بڑا محفوظ مقام ہے۔ مگر کمبختون نے اُدھر جو رخ کیا تو اب انکی کسطرح روک ہو ہی نہین سکتی۔ پانی کی رو کی طرح اُمنڈے ہی چلے آتے ہین انکے روکنے کیلئے سوا اسکے کوئی تدبیر نہ پڑی کہ تازہ فوج بھیجی جائے تاکہ یہ جھٹ پٹ نابکار ڈچون کو ٹھکانے لگا دے چنانچہ تصفیہ کیا گیا ہے کہ لارڈ کچنر کے پاس ۵ ہزار فوج اچھی ذرا قبضہ والی تازہ دم الم غلم یا بیرون ہتھیار سلح تیار کر لی جائیگی ۔ ۵ ہزار جنوبی افریقہ سے اور ۵ ہزار نو آبادیون سے۔ باقی ہے ۲۰۰ ۔ اسکی تو بہر حبہی علان کی دو بڑ سمجھیں یہ منظوم لندن ہی مین بھاتی ہوگی اور خاص انگلستان میل ہی مین سو گیر دو جوان جنر جائینگے اس فوج کی جانگی سے بیوقوف لوگ یہ سمجھلین کہ پہلی فوج ڈچونکا شکار ہوئی تو یہ بھی وہ تو سب خدا کے فضل اور ولایتی جا سکے ۔ ویسی ہی کی ویسی ملکہ کی جان سلامت ہے

پر چنگیز پر بھی ہاتھ صاف کیا

ہم تو سمجھے تھے کہ اب ڈچون کا خاتمہ ہی ہوا جاتا ہے۔ ہمارے کرنیل شیر لارنڈ اور فرنس بہادر انکا دھر تو توڑ چکے ہی مین فقط ہاتھ پاؤن رہ گئے ہین وہ لارڈ کچنر توڑ ڈالینگے چنانچہ انہون نے بہت کچھ ڈچون کی خبر بھی لی مگر تعجب ہے کہ وہ وحشی تو بجائے ہاتھ پر ہاتھ رکھکر بیٹھ جانے کے اور زیادہ ہاتھ پاؤن پھیلا رہے ہین۔ سرکاری رپورٹین تو ہمارا یون اطمینان کرتی ہین کہ اب کیا ہو مار لیا میدان۔ گنتی کے فوج رہ گئے ہین انکا مار لینا ہی کیا۔ جب جا پہنچینگے گردن دبوچ لین گے مگر حال کی خبرون سے تو یہ پایا جاتا ہے کہ انمین حضرت مسیح علیہ السلام نے تازہ روح پھونک دی۔ انکا زور تو اب پہلے سے بھی زیادہ ہو گیا۔ اب تک تو وہ ایک ہی گورنمنٹ سے مقابلہ کر رہے تھے اور اب انہون نے دو گورنمنٹون کے مقابلہ کی ٹھان لی۔ حکومت پرتگیز جو ہماری طرفدار تھی اور وقتاً فوقتاً امداد کرتی رہتی تھی ڈچون نے اسکو بھی لپیٹ لیا۔ اسکے علاقہ مین کئی مقام کی ریلین برباد کر ڈالین اور گاڑیونکو لوٹ لیا۔ پرتگیز نے سمجھا کہ یہ آفت گورنمنٹ انگلشیہ کی بدولت نازل ہوئی ہے اسلئے کنارہ مین اسکی فوج آگے رکھنی چاہیے۔ چنانچہ اسنے گورنمنٹ سے امداد طلب کی۔ یہان کیا دیر تھی۔ فوج خود منتظر رہتی ہے کہ کہین مقابلہ کی ٹھہرے تو ہاتھ پاؤن کی سستی دور ہو۔ چنانچہ یہ اشارہ پاتے ہی اسطرف کو دوڑ گئی۔ اس سے ہماری گورنمنٹ کی عالی حوصلگی اور سچی دوستی ثابت ہوتی ہے کہ ایسے وقت مین بھی اسنے پرتگیز کی امداد سے بھی انکار نہین کیا۔ نہین تو ہر انسان کو پہلے اپنی جان چھڑانیکی فکر ہوتی ہے چنانچہ نقل ہے کہ بادشاہ کی داڑھی پارہ سی پوچھا کہ اگر دونون کی داڑھی مین آگ لگے تو پہلے کسکی بجھائے ... مگر ہماری گورنمنٹ کو ...

ہائے ملکہ ہائے ملکہ

آجکل جدہر آنکھ اوٹھا کر دیکھا جاتی ہے سنسان چھایا ہوا نظر آتا ہے۔ جدہر کان لگا کے سنو ہائی ملکہ ہائی ملکہ کی صدائین آتی ہین۔ واقعی بات تو یہ ہے کہ حضور ملکہ معظمہ کے انتقال کا ایسا سخت صدمہ ہے (اور بالخصوص ہندیون کے لیئے) کہ فرط غم سے آنکھون کی نمی تک خشک ہو گئی مگر سبکے دل زار زار رو رہے ہین۔ یہ کوئی بناوٹ نہین دنیا سازی نہین۔ مرنے والی تو ہماری مرگئی۔ سچ پوچھو تو ہمین اب اوس سے کام ہی کیا رہا۔ سلامت رہے ہمارا ایڈورڈ ہفتم یہ بھی نہ رہے تو پھر اور جو کوئی تخت پر بیٹھے وہ بھی کیونکہ ہمین تو اصل تخت انگلستان سے مطلب ہے۔ جو اسپر بیٹھ گیا وہ ہی ہمارا بادشاہ اور اسی سے ہمکو کام۔ اوسیکے ہاتھ مین ہماری باگڈور ہے اگر ملکہ معظمہ کے لیئے ایسی مرنے والے نوکرین جیسی کہ کر رہے ہین تو کوئی ہمارا پوچھنے والا نہین۔ مگر نہین ہم کیا کرین۔ ہمارا دل بے قابو ہو گیا۔ اور یہ صدمہ ہمسے کسطرح نہین بھلایا جاتا۔ یہی جی چاہتا ہے کہ صبح سے شام تک اور شام سے صبح تک گلی کوچون مین ہائے ملکہ ہائے ملکہ ہی کرتے پھرتے مگر ہائی کیا کیجیے پے درپے قحطون کی وجہ سے ہم مین یہ بھی طاقت نہین رہی۔ خیر ہماری زبان چلتی رہیگی۔ ہمارا ہاتھ اوٹھتا رہیگا ہمارا سینہ اوبہرتا رہیگا۔ ہم سینہ پیٹ پیٹکر ہائی ملکہ ہائی ملکہ کرنے مین ذرا بھی کوتاہی نہ کرینگے کیونکہ ملکہ بیگم واقعی ہندیون کی مادر مشفقہ تھین۔ مرتے مرتے بھی انہون نے ہماری بہتری نہین چھوڑی آخر ہندیون سے ایسی محبت تھی اور انکی بہبودی اور ترقی کی اسقدر خواہشمند تھین کہ اگر انکے قبضہ قدرت مین ہوتا تو وہ ہندیون کا ٹیکس معاف کر دیتین اور انکو کیلئے ہندون آزاد کرکے کہہ دیتین کہ جاؤ جیو

کابلی فوج نے پاؤن پھیلائے

یہ تو ہم بھی سمجھتے تھے کہ امیر موصوف جس طرح اپنی فوج کو کھلا پلا کے مسٹنڈا اور اعلیٰ درجہ کے ہتھیارون سے مسلح کر رہے ہین ساملیٹ ایک روز فوج رنگ ضرور لائیگی سرحد کے قریب جب افغانی فوج بھی سبزہ زار کی ہوا کھانے لگی تھی اوسکی طبیعت ایسی جولانی پر آگئی کہ وہ آپے مین نہ رہ سکی اب وہ دلی بخار نکالنے کے لئے لڑے تو کس سے لڑے۔ آخر گورنمنٹ ہند ہی کی طرف رخ کیا۔ اور اوسکی سرحد کو توڑ کر آگے بڑھ آئی۔ ایک گاؤن پر بھی قبضہ کر لیا۔ اوسنے تو ایسی جہالت کا کام کیا تھا کہ ابھی وقت گلپ ہو جاتی کیونکہ برٹش فوج بھی پاس ہی تھی لیکن انگریزی سنجیدگی سے کام لیا۔ ابھی تو گورنمنٹ نے ایک تحریر امیر صاحب کی خدمت مین بھیجی ہے اور لکھا ہے کہ دیکھا جائیگا ابھی نہین۔ اپنی فوجین واپس بلا لو۔

لارڈ کچنر کی سازش

ساؤتھ افریقن نیوز کا اڈیٹر بھی کچھ نئی بنا چلتا پرزا ہے۔ اوسکو خدا معلوم لارڈ کچنر سے کیا عداوت تھی کہ ٹرانسوال کے فتح ہونیکا الزام اوسنے لارڈ کچنر کے ہی سر تھوپ دیا۔ ایک فرضی خط اسمضمون کا شائع کر دیا۔ کہ فوج قابو مین آ گئی تو کیا بحث۔ لارڈ کچنر نے خود ڈھیلی ڈوری چھوڑ رکھی ہے۔ اپنی فوج کو ہدایت کر رکھی ہے کہ یونہی دو دھتی سے لڑے جاؤ۔ کسی فوج کو گرفتار نہ کرنا۔ یہ مضمون جو لارڈ کچنر کی نگاہ سے گذرا تو وہ آپے سے باہر ہو گئے اور فوراً لے دے مچا دی اڈیٹر پکڑ لیا گیا۔ دس ہزار کی ضمانت پر رہا ہوا ہے۔ ابھی مقدمہ نہین ہوا۔ خدا معلوم اوسنے اتنا بڑا الزام کس بنیاد پر لگایا۔ عجب نہین جو اور کوئی سردار اوسکی پشت پناہ ہو۔

کچھ ٹھیک نہین

فرنچ کے تو بوئر ہاتھ دھو کے پیچھے پڑے ہین کمبخت ٹڈی دل کیطرح جمع ہی ہوتے جاتے ہین۔ اندھے ہو کر ایسے پلے ہین کہ آگے بڑھنے کے سوا اور کچھ جانتے ہی نہین۔ ہماری فوج کی سرگرمی سے تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ دو چار ہفتہ مین ہی میدان صاف ہو جائیگا۔ مگر ہائے ہائے وہان تو ابھی کچھ ٹھکانا نہین۔ چنانچہ گورنمنٹ انڈیا نے لارڈ کچنر سے دریافت کیا کہ ہندی توپخانہ کب واپس ہوگا۔ اونہون نے جواب دیا کہ ابھی تو کچھ ٹھیک نہین۔ وہ تو بیچ کے اٹک گئے۔ اور یہان دھک سے کلیجہ ہو گیا۔

ای حضرت توپخانہ جلد ہی سے بھجوائیے۔ آخر یہان بھی تو ہر طرح کا سامان تیار رہنا چاہئے زمانہ نازک ہے۔

سردار ہو تو ایسا ہو

ہمنے عموماً حکام کو دیکھا ہے کہ وہ خود پسند اور خوشامد پسند ہوتے ہین۔ جب کوئی اونکی ذرا بھی تعریف کرتا ہے یا اونکو خوش کرنیکی کارروائی کرتا ہے تو وہ جامہ مین پھولے نہین سماتے لیکن ہمارے وائسرائے۔ اسکو خدا نے ان سب باتون سے مبرا کیا ہے۔ کئی موقعے ایسے ہوئے کہ لوگون نے آپکے خوش کرنے کے لئے طبیعت کی جولانی دکھائی۔ مگر آپنے اونکو فوراً روک دیا بلکہ ڈانٹ بتا دی۔ آجکل بھی ہائے قصہ ایسا ہی ہو گیا۔ حضور ملکہ معظمہ کی یادگار کیلئے وائسرائے بہادر کی یہ رائے ہوئی کہ وکٹوریہ ہال کلکتہ مین بنانا چاہئے۔ اخبارون مین اسکا اظہار ہوا تو ہندوستانی [illegible] دیکھا کیے پل پڑی۔ ایک صاحب نے بلا کر چندہ مین [illegible] سو والینٹیری کو رد کر دیا اور فرمایا کہ وہ لوگ بڑے نادان ہین جو گورنمنٹ کے خوش کرنیکے لئے بیجا نقصان اوٹھاتے ہین۔

ہتھیار بدل دئے گئے

ہندی فوجون کی قسمت کھل گئی کہ گورنمنٹ نے اوسکے ساز و سامان کیطرف بھی توجہ کی۔ گورہ فوج کا سامان ہر طرح سے اعلیٰ بنایا جاتا تھا اب جو چارون طرف آتش جنگ بھڑکتی نظر آنے لگی تو گورنمنٹ کی آنکھین کھلین اب اسنے ہندی فوج کے لئے بھی اعلیٰ درجہ کی بندوقین تیار کرائی ہین۔ ہند مین اسوقت کل فوج ۷۰ ہزار ہے۔ ان مین سے ۲۰ ہزار سپاہی تو نئی بندوقون سے مسلح ہو چکے ۱۵ ہزار بندوقین راستہ مین ہین ۳۵ ہزار عنقریب روانہ ہونیوالی ہین۔ ہندی بہادر فوج کو نئے ہتھیار مبارک!

ان بندوقون سے مسلح ہونیکا مزا تو جب ہے کوئی نیا ملک فتح کرکے گورنمنٹ انڈیا کی تحویل مین کر دے۔ ورنہ نئی پرانی سب یکسان ہین۔

کالا آدمی باورچی بھی نہ ہو

گورہ فوج کے لئے یہ حکم ہوا ہے کہ وہ کالے آدمی کے ہاتھ کا پکا ہوا کھانا بھی نہ کھائے۔ یا تو خود کھانا پکائے یا اپنے کسی ذات برادری والے سے پکوا لے۔ غرض کالے مانس کا ہاتھ نہ لگے۔ سمجھ مین نہین آتا کہ یہ حکم کس مصلحت سے دیا گیا ہے۔ یا تو یہ بات ہے کہ زمانہ کی پیچیدگیون کیوجہ سے زیادہ احتیاط منظور ہے۔ یا یہ بات ہے کہ گوری بہادرون کی یہ عادت ہے کہ دیسی ملازم کی ٹھوکر سے تلی پھاڑ ڈالتے ہین تو گورنمنٹ نے یہ خیال کیا کہ نہ روٹی ہوگی نہ کتا بھونکیگا۔ کوئی دیسی ملازم ہی نہ رہے۔ یا شاید یہ خیال ہو کہ گورے آرام طلب ہو جاتے ہین جنگ کے وقت بڑی وقت پڑیگی کہ کھانا اگر اپنے ہاتھ سے پکاتے رہینگے تو جفاکشی کی عادت رہیگی۔ بہرحال کوئی نہ کوئی بات ہے ضرور۔

دائمیہ مسجد کا اعلان

ایڈووکیٹ میں دائمیہ مسجد کی سُرخی سے ایک مضمون جناب حسین پر بیانی ہے کہ خانبہادر حکیم محمد وقار نے حضور ملکہ معظمہ کی وفات کا سب سے زیادہ افسوس کیا۔ فقراء کو کپڑے تقسیم کیے اور سب سے بڑھکر یہ کام کیا کہ [illegible] آدمیوں سے کلام مجید پڑھواکر ملکہ صاحبہ کی روح کو ثواب پہونچایا۔

اس مضمون پر یاروں نے غضب کی نکتہ چینیاں کیں اور سُرخی پر خوب قہقہے اڑائے۔ کئی مراسلے دفتر عالیہ میں آئے۔ مگر ہمنے اونکو فضول سمجھ کے داخل دفتر کر دئے۔ مضمون نگار دنکا ایک تو قرآن خوانی پر [illegible] ہے۔ اور ایک دائمیہ مسجد پر۔ وہ کہتے ہیں کہ [illegible] عبد اللہ شاہ مرحوم و مغفور کی بنوائی ہوئی ہے جنہوں نے اُسکو عبد اللہ شاہی کے نام سے مشہور کیا تھا پھر دائمیہ کردینے والے کون؟

بہت معقول یہ کوئی بات ہی نہیں۔ ایک تو خدا کے فضل سے خانبہادر [illegible] دوسرے یہ کہ مسجد کی ظاہری حیثیت انہوں نے اپنی حیات میں درست کرائی۔ گو کہ یہ پیسہ بھی [illegible] اوسکی آمدنی کا۔ مگر خرچ کرنے نکرنے کا تو انکو اختیار تھا۔ اس صورت میں اگر انہوں نے دائمیہ مسجد نام رکھدیا تو کیا گناہ کیا۔ علاوہ ازیں حکیم صاحبکا خاص منشاء وہی نہیں جو لوگ سمجھے ہوئے ہیں۔ انہوں نے تو دائمیہ نام رکھکے لوگوں کا اطمینان پورے طور پر کر دیا۔ اس سے پہلے تو ممکن تھا کہ کسی کوتاہ اندیش کو یہ بدگمانی ہوجاتی یا ہو گئی ہو کہ ایسا نہو حکیم صاحب دائم دواخانہ مسجد پر دست شفقت پھیر دیں اور اسکا حصہ بھی دواخانہ میں شریک کرلیں لہذا اس نام سے رفع دخل مقدر کر دیا گیا دائمیہ مسجد نام رکھکے یہ بتلادیا کہ یہ مسجد دائم و قائم رہیگی دواخانہ کیساتھ شریک نہیں کرلیجائیگی غرضکہ لا اُستاد کیونکر کسی کی [illegible] رہا دوسرا اعتراض اسکا جواب یہ ہے [illegible]

بس ہو چکی نماز مصلّا اٹھائیے

لیجیے حضرت ٹرانسوال گلنگ کا خاتمہ بالخیر ہوا چاہتا ہے ہم تو سمجھے تھے کہ دو چار مہینے تو اور بھی مرینجے رہینگے۔ لیکن وہ تو ابھی سے رو دئے۔ انہوں نے تو پہلے ہی غیر سلطنتوں سے فرانس امریکا سے صلح کرادینے کی التجا کی تھی مگر کسی نے ذمہ نہیں لیا۔ اب شاید انہوں نے پھر کسیکے ہاتھ پاؤں جوڑے ہوں گے یا ہماری گورنمنٹ ہی کی خوشامد کی ہوگی۔ بہرحال کچھ بھی کیا ہوگا کہ ہماری گورنمنٹ صلح کی طرف مائل ہوگئی۔ چنانچہ ۷ فروری کا تار ہے کہ اب تک پیغامات صلح میں ناکامی رہی۔ لیکن اب بلیمفونٹن میں پروگرام تیار ہوگیا ہے۔ اور دکلا کیپ ٹاؤن میں روانہ بھی ہوگئے۔ مگر ابھی اسکی تفصیل نہیں کیگئی کہ شرطیں کیا کیا قائم ہوئیں اور تحریک درحسل کس کی طرف سے ہوئی۔ معلوم نہیں کہ یہ معاملہ کیا ہے۔ اُدھر تو ڈچ کیپ ٹاؤن پر چڑھے چلے آتے ہیں۔ اور اُدھر صلح کی کھچڑی پک رہی ہے۔ اسوقت تو مناسب یہ تھا کہ ڈچوں کی درخواست ہرگز نہ قبول کیجاتی۔ اگر وہ ہماری کل شرائط کو بھی دل وجان سے تسلیم کرنے کو راضی ہوجاتے تب بھی اون کو دھتا بتا دیجاتی اور رسی جب ہیسنے اونکی خوب گندی کیجاتی۔ اسموقعہ پر جھکے سے اونکی درخواست مان لینے میں یہ قباحت ہے کہ کوتاہ اندیش دشمن اپنے دل میں یہ سمجھیں گے کہ ملکہ معظمہ کی وفات سے گورنمنٹ انگلش کا دل چھوٹ گیا۔ رگ ریشے ڈھیلے ہوگئے۔ گورنمنٹ کو یہی منظور ہو کہ اب فوج راحت پائے تو صلحنامہ کی شرطیں ایسی سخت رکھنی چاہیئں کہ تمام ڈچ بریز بریز کرتے ہوئے اور ہار جھک مارکر اُن شرطوں کو قبول کرلیں اس صورتمیں ہماری ذرا بھی سبکی نہوگی۔ ہماری رائے میں تو اس شرط پر صلح ہونی چاہیے کہ ٹرانسوال کے پریسیڈنٹ [illegible]

کلھیا میں گڑ نہیں پھوٹا کرتا

عدن کے آس پاس چند قبیلوں میں ایک عرصہ سے جھگڑا چلا آتا تھا بڑھتے بڑھتے وہ اس درجہ کو پہنچ گیا کہ چند گروہ متفق ہو کے ترکی گورنمنٹ کے مخالف ہو گئے اون کو خدا جانے کسنے اُبھار دیا کہ انہوں نے شورش پھیلا دی۔ ترکی فوج اونکی سرکوبی کیلئے آئی۔ بلوائیوں نے اُس سے بھی مقابلہ کیا۔ کیونکہ ہتھیار اور سامان رسد کی پوری مدد مل چکی تھی اور تھے بھی یہ بڑے لڑاکو۔ مگر فوج کیساتھ کیا کر سکتے تھے آخر اوسنے اُن سب کی گردن مروڑ دی۔ ۸ سو بلوائی گرفتار کئے گئے۔ جب وہ گرفتار ہوئے تب یہ بھید کھلا کہ کوئی معشوق ہے اس پردۂ زنگاری میں" یعنے حضرت انگلستان اسمیں روپوش ہیں۔ چنانچہ المؤید کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ ترکی فوجنے جو بلوائی گرفتار کئے اُن میں ۲۰۰ عدد انگریزی فوجکے سپاہی نکلے۔ ترکی گورنمنٹ نے سب کو قید کر دیا۔ اور گورنمنٹ انگلشیہ سے جواب طلب کیا کہ کیون صاحب یہ دوستی کے پردہ میں ریشہ دوانیاں کیسی۔ یہ بھلا اپنے اوپر کاہیکو آنے دیتی اسنے کانوں پر ہاتھ دہر کے صاف انکار کر دیا کہ یہ ہمارے آدمی ہی نہیں۔ اور ہم سے آیندہ اسبارہ میں خط و کتابت بھی نکرنا۔ اسپر ترکی گورنمنٹ نے جھلا کر لکھا تو انہوں نے پہنچے پر ہاتھ دہرنے دیا اور دیکھ بھال کا وعدہ کیا۔ اب دیکھیے کیا کارروائی ہوتی ہے معلوم ہوتا ہے کہ معاملہ بہت بڑا ہوگا اسیوجہ سے تو گورنمنٹ نے اپنے آدمیوں ہی سے انکار کر دیا تھا کہ ہمکو انسے کوئی واسطہ نہیں۔ اس جواب پر گورنمنٹ ترکی خاموش بھی ہوجاتی لیکن جب اونسے پوچھا گیا تو انہوں نے بھی کہا کہ واہ ہم گورنمنٹ انگلشیہ کے سپاہی ہیں۔ اسلیے اُسنے پھر سے لکھا اور یہ بھی سمجھ لیا کہ معاملہ بہت ہی [illegible] ہے اور یہ بھی اوپر نہیں اوڑ سکتا۔

معرکہ آرائی

بہ جٹ منگنی پٹ شادی

دلہن دولہا کے گھر کی بربادی

ہم پوچھیں کیسی کہی - واہ خدا بیٹا دے خوب کہی یا ربیٹے کی دعا نہ دو - بلکہ بیٹے سے بیٹی کانی کھدری کیسی ہو ہزار درجہ بہتر ہے - جس روز سے بیٹے کے نام پر جورو شریف کا پیٹ نیچری کی طرح بڑھنا شروع ہوتا ہے - بس بی بی جان کو ڈیڑھ دو برس کو ہات دھونا پڑتا ہے جس وقت برخوردار کا ظہور ہوتا ہے - اہلیہ جان کو دریا مشکل کا عبور ہوتا ہے - اب میاں جان کی باری آئی - دائی کھلائی ڈوم ڈھاڑی کہ بھینٹ بیتے دیکھیو اللہ سلامت رکھے - دودھ بہن نہاؤ - پوتوں پھلو - جوڑا دلوائیے - اچھے ہے - یہاں تو اپنا جوڑا خراب ہوا - اونکو اپنے جوڑے کی پڑی ہے - ٹالا ٹولی سے کام نکالا - اب چھٹی ہے چالا ہے عقیقہ ہے ختنہ ہے آج ام الصبیان کی بیماری ہوگئی - کل نظر بد کا اثر ہوگیا نیلے تہمت لمبی داڑھی - گھنے گھٹانے سر کی صبح صبح خیر و عافیت سالانہ آمدنی سے پیٹ تن کاٹ کاٹ کر پرورش میں بڑھ - خدا خدا کر کے چار برس چار مہینہ چار پہر چار گھڑی کو پہنچے تو شروع بسم اللہ مگر سے مکتب میاں جی یا مولوی صاحب کی - پانچ کی مٹھائی پانچ کا نذرانہ طلب کر بیٹھے - خیر جوں توں کر کے میاں جی کا کا بھی منہ جھٹا - تو پھر اونہوں نے موٹی اسامی سمجھ کے پرائیوٹ حالات کی کرید شروع کر دی - بچے کو پھسلا پھسلا کے پوچھنے لگے - تمہارے باپ کی کیا تنخواہ ہے - آج کیا پکا ہے - یہ کپڑا بڑا اچھا ہو تمہارے باپ کیا بنواکے لائے تھے - تمہاری اماں جان کے پاس گز آدھ گز کا ٹکڑا تو ضرور پڑا ہوگا - کہو تمہارے باپ کی جمع پونجی کتنی ہے - بغدادی قاعدہ بقر عیدی شبراتی کتاب ختم کرائی - کتاب شروع کرائی - معاذ اللہ ایک نخرہ ہو تو بیان کیا جائے - خدا خدا کر کے اونسے بھی دو یا بارہ برس بعد پیچھا چھوٹا - اب سکول کا نمبر لگا - ہیڈ ماسٹر صاحب کی سالانہ ڈالی ادا کرتے رہو - ایک ہی کلاس میں برسوں لڑو - لڑکے کو ذرا انگریزی سے شد بد ہوگئی تو بس غضب ہوگیا - برخوردار کی آنکھوں پر جنٹلمینی چربی چھاگئی - بغیر کوٹ پتلون - ولایتی بوٹ - چھڑی عینک - ترکی ٹوپی کے گھر سے باہر قدم نہیں رکھتا - دو یا دو برس تک کتابیں خریدتے خریدتے کچومر نکل گیا - فیس دیتے دیتے دوالا نکل گیا میاں جی نے تو صرف ولا الضالین سے گمراہ کیا تھا - ماسٹر لوگوں نے دین و دنیا سے کھو دیا - برخوردار نیک کردار کو جب شیطانی کا شغل کیجئے سنا پر پچھ لیڈیوں کی گھوڑا گاڑی اور ٹھنڈی سڑکوں کی ہوا خوری کے خیال میں دو چار برس جو فیل ہوا - تو ہمہ تن فیل ہوگیا - کیوں صاحب یہ دین و دنیا کا کیا ذکر - اجی کسی نیچری بچہ کو دیکھ لو نا - اب شاہزادہ بیس برس کے ہوئے - اونکی اماں جان نہیں بلکہ ہماری اماں جان کا تقاضا شروع ہوا - لڑکا سیانا ہوگیا ہے - کہیں شادی منگنی کی تجویز ہونی چاہیے آخر جبر قہرا کہنا ہی پڑا - کہ تم لوگوں کو اختیار ہے پھر کیا تھا - نائن ما دو چینے اور ماما بھی کرن اپنا کے گھوڑے دوڑانا شروع ہوئے - کہاں جا کے شیا پکڑا - چندوسی تو ہر چند سی - کرانچی چندوسی وہی نا جس میں ہمارے خان والا شان - غلام میر خانصاحب و مبارک شاہ خانصاحب جنکے یہاں گھنٹہ سال ہوتی ہے جو آنریری مجسٹریٹ ہیں نا - وہ چندوسی - اچھا بس جناب معظم و مکرم بلکہ بزرگوں کے بھی بزرگ کا سلسلہ جاری ہوتے ہوتے دو شنبہ ہوئی وہ بھی خالی نہ خیال کرنا - بلکہ جان کے لالے تھے - اونہوں نے خیال کیا کہ آنکھوں کا اندھا گانٹھ کا پورا بیاہی بیوقوف ملا لاؤ دو پیسہ بازی سہی - اور سچ بھی ہے اگر عدم وقفیت ہوتی تو دکنی تہائی میں کیا شرط تھا کی دم تھی - خالی پھیرہ کھلانیکی ٹھہری - آپ جانیں لیا دیا ایک بیٹا - دل کیا - جوڑ گھر لگانا پڑا - وہ رہ نہالشین جہاتی پہاڑ ایسے ایسے جڑاؤ من مانے نہیں منہ مانگے چڑھائیں کہ سمدھی جو کابل تو یہ دل سوا ہاتھ بڑھ گیا - تیوہار دن کی مٹھائی - فصلی سوغات - سیکڑوں روپیہ کی ایک بیڑہ پان پر کھلا کر سمدھی سے سرخروئی حاصل کی کہ مزاج سمدھن کو بانس پر چڑھا دیا - ہمارے مشکریوں کے مارے روز اول ہی سے سمدھن کی پشت ختم ہوگئی - ان باتوں میں ایک سال گذر گیا - ہزاروں منت زاری کے بعد منگنی ٹھہری کہ ہم ایسے ویسے تو تھے ہی نہیں جو خرچ کرتے دل دکھتا اور نہ ہمارا سمدھیانہ کوئی ایسا ویسا تھا - رئیس کیسے رئیس بڑے ہات والے کیا بڑی ناک والے رئیس جنہوں نے ادنی سی بات پر لڑکیاں شرا شرا کر مار ڈالیں اور داماد سسرے کا منہ کیا - اونکی کوری کا پھلا وہ بھی اپنا دیا ہوا نہیں - جو کچھ میاں کے گھر سے پہن کر آئی اوسکی ایک کیل بھی نہ دکھائی - اسی وجہ سے دوسرے پیٹے پہلے سمدھیانہ والوں میں سے ایک کو بھی خبر نہ کی - بس جناب منگنی چلی یا چھوٹے مرے رئیس کے گھر کی شادی چلی - ناچ باغ باڑی آتشبازی ایسی چھوڑائی کہ سمدھی سمدھن کے منہ پر ہوائی چھوٹ گئی - وہ وہ خوان تحفہ جات مٹھائی کے گئے جنکا بدل ہونے سے خالی ہی واپس اور حضور قورمہ متنجن کا کیا ذکر دو اور بلا گوشت کا ہونے والوں کے پلاؤ کی اسقدر افراط تھی کہ مردوں کے آگے اسقدر اوتارا گیا کہ ختم نہ ہوسکا - تو وہ

زنانو نہیں کہلا یا گیا کہ دوسرے روز کو چھوڑ دیا
اب نہ دولہا کو سلامی نہ شربت کیوں - روضۂ
نیکڑی کی مصری و قند نوشتہ ہوتی ہو - اور
کالپی کی مصری کی بٹی گم ہوگئی دوسرے چند وسی
مین عیوض معاوضہ جنگل کا مور خیال ہوتا -
رامپور مین ہوگا تاکہ ریاست کے رئیس بھی
دیکھین بہت اچھا - والیس - اسی زمانہ مین دولہا
میان کے واسطے جائداد کی خرید کی ضرورت ہوئی -
اور شاہ پیام آیا کہ یہ جائداد دولہن کے نام چڑہا دو
تو پورا شربت گھول کر پلا دین - کہئے بھلا اوسکا
مسودہ کیا ہو - سنئے مین دولہا کا باپ فلانی جائداد
او نہیں کل جائداد اپنی اپنے بیٹے کی منکوحہ
فلانی بیگم کو ہبہ کردی - خوب ہی نکاح ہوا نہیں
صرف شربت پر یہ گھلا گھلی اور منکوحہ ہوگئی - ورنہ
وہ ہی بات جس کو کہتے ہوئے چلو بھر پانی میں ناک
آنکھ ہے - ہم کو ڈر ہے کہ ہماری غیرت شرم کے
مارے ڈوب نہ مرے - واہ البتی کیا تو لے
غیرت سے جو چلو ہی بھر پانی مین ڈوب جائیگی -
بڑے ناک کی غیرت بھی بڑی ہوتی ہے - جیسے
ذات بڑی جائداد بڑی ویسے ہی غیرت بھی ہو
تو جناب ارشاہ پیری کی ٹھہر گئی - بس کیا کیا پھیرا
گیا ابھی جو اصلی مال تہا وہ واپس ہو سانی معاف
دولہا کی خیرات مین گیا - تو میان پنچ بہادر اب پچھلے
کر چٹے منگنی بیٹ بیاہ اگران وہی رسمون سے
صرف نکاح وہ بھی بہت جلد ہونا چاہیے تو یہ
خرابیان ہرگز نظر سے نہ گزرین - اور سب بٹے
بچی مین بہتر ہے - خدا بٹی مت دے تو چند وسی مین
دے - لہذا پنچایت ختم پنچ رخصت -
ہاف

وہی کبری کہنے والا دولہا کا چچا ڈبل ایم کے بی
کالا کہانی از منی تال -

مردم شماری کا جھنجھٹ

خبردار ہوشیار - ۱۳ مارچ سنہ ۱۹۰۱ء کو مردم
شماری ہونیوالی ہے بیسیا کڑون ٹڈل سے کیسے
سوالات دریافت کئے جائینگے پوچھا جائے
گا کیا نام ہے کیا ذات ہے - مسلمان ہو تو سنی
یا شیعہ - سنی ہو تو مقلد یا غیر مقلد - مقلد ہو تو حنفی
شافعی مالکی یا حنبلی - غرض بال کی کہال اور کہال
کا روان نکالا جائے گا - ذرا سوچ بچار کر
لکہنا کیا معنی کہ اگر منکر و نکیر کے سوالات کے
جواب اور ہماری سرکار کی تحریر مین گڑبڑ ہو گئے
تو واللہ وہ گرز سر پر پڑین گے کہ توبہ ہی بھلی -
اب تک تو یہ خیال تہا کہ جب منکر و نکیر سے مٹ
بھیڑ ہوگی وہ پوچھی جائے گی جو منہ سے نکل جائیگا
وہی بہتر ہوگا لیکن بہئی انہو جو لکہائین گا اوس کو
رٹنا ہوگا - بات کی پیچ رکہنی ہوگی - فرض کیجئے
آپ نے حنفی لکہا یا تو کم از کم از کم کم از کم تین سو
پینسٹھ دن تک حنفی حنفی حنفی کا وظیفہ ہر گہڑی
ورد زبان رکہنا پڑیگا تاکہ جیسے ہی منکر و نکیر پوچھ بیٹھ
کرین کہ تمہارے فرقہ کا کیا نام ہے تو ایک بولی
تین کام جہٹ کہدیا کہ حنفی - اور اگر زبان ذرا بھی
بہکی تو سے میرا بھائی گرزون کے مارے جسم میں
ڈالا جائے گا -

اب کی مردم شماری مین ایک نئی بات ہوگی
وہ یہ کہ ہیجڑے مردون مین شمار کئے جائینگے
اور طوائف نا کتخدا خیال کی جائیگی ان دونوں کو
چاہیے کہ ناچکر شہر کر غرض جسطرح سے ممکن
ہو سکے گورنمنٹ کا شکریہ ادا کرین - کیونکہ و ننگے
گے یہ رعایات اعلی اعلی درجہ کی خطابات شل سی
ای رآئی - مہرچند نہ پائی ہو کسی طالنین کم نہیں ہیں -
بفضلہ مسٹر ا۔ ا۔ [illegible] از بمبئی

ڈے دو

پیارے پنچ دولارے پنچ مائی ڈیر پنچ فو
ہر گر پنچ بہادر زاد اللہ اجلالہ والصافہ جگا
مین حکم مرگ مین مناجات کیطرح آپ کی تو ندی
ڈھول چیز عظو پر ضرب سلامی کی رسید کی تھوڑ
ضرور بالضرور چار ناچار کرہی لینا ہوا لیکن آپ
گھبرائیے نہیں ارے آپ الیبون کو کیسا بد
نظر لگانے مین مگر پیچ پیچ کہنا کہین مرزا
بیگ کے چچا زاد بہائی تو نہیں ارے یہ کیا
حضرت اور کچھ نہ سمجہنا مطلب ارے تو یہ مطلب
کر کہین تم پنجرل گر گئے تو نہیں مین زادن
سخت متنفر ہون ان کا ہی قدم مرزا ادم خان
کم شخص نہیں جہان سے گئے واہی ورنہ نعوذ باللہ
اب تو جانے تک تعرف کرواتے ہین
خدا محفوظ رکھی ہر بلا سے خصوصا پنجری بچا
نہین نہین حضرت انجناب مہذب کیجو سنگ
درماندگان بہی تو بچا ہو سکتا ہو اچھا تو خدا تمہار
بہلا کرے اپنی نسبت ڈوانوا ڈول نہ کرنا ورنہ
بقول شخصے پانی آئینہ دو بگڑے میرونہ سوا
مضمون ہے کہتے آئے اور گئے اور رام کہا
سنا گئے - ورانجناب کرہ کی طرح پیٹھا بیٹھا
سنتا رہا چہ خوش آپ بہی اپنی نشست پر
ہین کہین لاتی پیر نابالغ تو مطلق سے فرو نہیں گر
کیا یہ نہیں سنا ہے - ہر کمالی را زوال - یہ دنیا
مافیہا ہو امین عشرت اور غفلت یہ جدا بسی
بلا کی چیزین ہین کہ خدا کی پناہ آفت اسکا شیوہ
ذات اسکا نتیجہ اس سے کتنی ریاستین ستے
سلطنتین کتنے امرا کتنے ایسے ویسے برباد
بلکہ خاک سیاہ نہیں پاخانہ کی غلیظ ہو کر مٹی ہو گئے
کتنے دوزخ کی کندے کتنے مرد و دہو گئے

ہم سبھوں نے آپ کو خرد کا پتلا سمجھ کر دل
بہلاتا تھا مگر خوب دل ہی کو معلق حلق سے پہنچے سے
باکر جرم ازے تو ہم سبھم کر ڈالا اور سیدھے
سادے ہم دم واہ ہو گئے لا حول ولا قوۃ تم بھی عجیب
مسخرے معلوم ہوتے ہو کہیں کا کچھ بات کہاں کی لگا دیتے
ہو ارے حضرت آپ کچھ ہی سمجھیں مگر یار سے کہیے
دیکھیں شیطان کی سواری چڑھائی گری تو غفلت
میں خندق جانگنا پڑیگا اوسوقت تو یہ بھی بھلا گیا
رجل تو جلال تو آئی بلا کو ٹال تو کا وظیفہ رٹنا پڑیگا
اور پھر وہی مثل کہ گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں
ارے میاں یہ باتیں ڈھکوسلے کی ہیں آخر یہ سامان
عیش وعشرت جو ہے ہیں کس کام آئینگے
نظر اوٹھا کر دیکھو تو سب سامان عیش ہی عیش
نظر آ رہے ہیں اور پھر یہ کہ حضرت حافظ نے بھی
فرمایا کہ ہے بدہ ساقی مے باقی کہ در جنت نخواہی
یافت - کنار آب رکنا باد و گلگشت مصلی را اچھا
آپ ابھی تو فرمائیے اے حضرت انجانب کو دلی
چھوڑ دیں اور یہ کچھ لیں کہ سے کبھی بر جام اسکے
نشینم - گہے بر پشت پائے خود نہ بینم - او شہر
تو ماشاء اللہ چشم بد دور سب جیسے کوئی افسر و حاکم
نام و شناخت سب جانتے ہیں اچھا معلوم
نہیں اگر آپ اسے کہاں یہ تو جانتے ہیں کہ نا بد و ست
ادا وقت نواب سا ویسا نہیں کہ مفت بانڈ دن
بیطرح بات کا چرخہ چلاتے رہیں اگر کوئی بات
باہر جاتے ہوں تو جھٹ سے فریاد کیجئے ورنہ
غت پٹ غت پٹ کرکے دماغ شریف نہ چاٹ
جائیے اور وہ دروغ ہو جگے ارے آپ نے
یہ کیا فرمادیا ہوش باختہ تو نہیں ہو گئے انجانب
کو دروغ کہہ دیا یہ تو پہلے ہی کہہ چکے ہیں کہ میں
مہذب ملقب بہ شرف یاد صاف نام ہوں خدا ہمارے
سرکار دوام اقبالہا کی اقبال کا دن دونی رات

چوگنی کرے کہ کس کس عنوان سے پایہ انصاف
قائم ہے خیر اس سے در گذر کرتا ہوں ورنہ پھر
ایسا کہا تو پوری خبر دفعات سے لوں گا نہیں
نہیں حضرت معاف فرمائیے اور کچھ خبر ہو تو سنائیے
اچھا سنئے ایک خبر تازی یاد آگئی میرا تو نشہ ہی ہے
شیخ ہو گیا تھا آپ ہی کہا بہک گئے اچھا فرمائیے
ارے صاحب سنئے کہ جناب امر سین صاحب
مجسٹریٹ بہادر داناپور نے بزور قلم و محنت
بہت سے اختیارات اپنے ہاتھ لیے تھے یہ
ڈیویژن خاصا لہلہاتا چمن معلوم ہوتا تھا سچ ہے
زمانہ ہمیشہ گردش کرتا ہے جناب میجر روبارٹ صاحب
مجسٹریٹ بہادر کے وقت میں اختیارات برگ ریز
بالکل لگ گئے کہ چمن ہرا سا نظر آنے لگا اور
رجسٹری آفس تو پہلے ہی الگ تھلگ ہو گئی تھی
اگر سیدا منز آئے تو بھی مگر وہی مثل رہا کہ ادہر
آئے اودہر گئے گو کہ گوسا رنگیا جناب لفٹنٹ
کرنیل بیڈہم صاحب مجسٹریٹ بہادر رونق افروز
ہوئے اسمیں شک نہیں کہ منصف رحیم خلیق
شفیق تو ہیں لیکن شفقت میں ایک اودہ انچ
کی حدت زیادہ ہے جب جوش کھایا بالقول
شخصے طبیعت پختہ مغز دن کی جد بڑ آئی اور
آگئی دھولک گئے اس سے تو غرض ہی کیا
کہ کوئی خوش ہو یا نہ ہو آپ کے دوران حکومت
میں جناب حضور کلکٹر صاحب بہادر شیفہ دام
اقبالہ نے بعد ملاحظہ سر رشتہ خدا جانے یا وہ
جانیں کیا مصلحت وقت سمجھ کر صدر میں تحریری
رپورٹ کیا کہ نظامت و لنٹو منٹ علیحدہ کردیا
جائے چنانچہ جناب مجسٹریٹ صاحب بہادر
دانا پور کو بذریعہ گزٹ حکم ہوا کہ مسٹر برکاک صاحب
جنٹ مجسٹریٹ بہادر کو ڈویژن دانا پور کا چارج
دیدو پھر ہوا کیا یہ ہوا کہ ٹیلیگراف پاکر جناب

مسٹر برکاک صاحب جنٹ مجسٹریٹ بہادر نے
تاریخ ۱۸ دسمبر ۱۹۱۰ء روز دوشنبہ کو سب
کا چارج لے لیا اور اجلاس انصاف دنادن شروع
کردیا اور وہ دوسری ڈویژن مغربی سنتے ہیں
مسٹر جناب جنٹ صاحب بہادر بہت ہی پسندیدہ
مغز اور منصف رعایا پرور فریادرس ہیں رعایا
برایا مختار بختار ایرے غیرے نتھو خیرے
نغلیں بجا بجا خوشیاں کر رہے ہیں مگر لال
پگڑی والا اب ستارہ اوج دانا پور کا
آسمان اقبال پر چمکتا نظر آتا ہے مگر یار کیا کہیں
سرکار دوام اقبالہا تو سب سامان ترقی کر رہی ہے
مگر خدا جانے طاعون خان کو کیا لاگ ہے
کہ آجکل یہاں و اسکے اطراف و جوانب میں
اپنا ڈیرا ڈنڈا جمائے ہوئے کہیں کی کہیں
عدم آباد کو چالان کرکے عدم کی بستی آباد کر رہے
ہیں اچھا جی جب صاحب اقبال ہمارے منصف
جنٹ صاحب بہادر تشریف لائے ہیں تو ان
کے اقبال کے طفیل سے یہ بھی دفع ہو جائیگا
گا اور انجانب جیسا سنتے ہیں مناسب سمجھتے
ہیں تھانہ بکرم و منیر و پھلواری کے لئے اجلاس
جنٹ مجسٹریٹ و منصفی بھی قائم ہو جائے تو عام
رعایا کو بہت ہی آسائش ہو گی اور بہت سے
مقدمات بوجہ بعد دائر نہیں ہوتے اون کی حق
رسی ہو جائیگی اور ترقی اقبال سرکار کی دعا کرتے
رہیں گے اور عام نوشکر بھیجتے کہ اب ہو بھی
گیا - اچھا بس رخصت ارے بس یہی ہو گیا
اور کچھ تو سنانے جاؤ ہاں ہو گیا ناتوا اور کیا
بس جانے دو نہیں نہیں کچھ نہ کچھ اور تو بھی
ارے ہاں ہاں بھول تو اب گیا تھا کہ میرے
فرشتے کے یاد کو بھی یاد نہ تھا مگر خوب یاد
آیا کہ ایک گاڑی غفلت سے گنگا زبان کے

داؤد پور میں ایک لڑکے پر ایسا جل گیا کہ وہ اوس کے پیٹ کے ساتھ لڑکتا ہوا عدم آباد کو پہونچ گیا ایک قصہ یہ بھی سنئے ہاں ہاں سن لیجئے کہ عزیز الحق نمک خوار مسٹر تیمور لنگ کی خالہ پر دلعزیز بخت سید بی کنیز فاطمہ دام عمرہا ڈیہری کی چٹنی بنانے والی تشریف ارزانی فرمودند ارے ہاں ہاں سچ تو کہو کہاں سے آئیں کہو نگر آئیں بس حضرت اب مختصر مختصرات سالکلانے انجالب بندہ درگاہ تو میں ہی نہیں کہ رپورٹ کی لالچ کرون اب رخصت ہوتا ہوں سلام لیجئے نہیں نہیں غضب ہی ہو گیا کچھ تو کہو نہیں یار اس وقت بارہ کا گیارہ ہو گیا اگر ایسا ہی آپ مشتاق جان نثار ہیں تو آئندہ گفتہ خواہد شد بس سلام لیجئے رخصت ۔

نظم

رحم - ق - نور وحدت - چھاؤنی داناپور

ترجیع بند مشعر تہنیت جناب معلی القاب شہنشاہ عادل زمان ملک معظم قیصر ہند و تہنیت تخت نشینی حضور لامع النور پرنس آف ویلز ادام اللہ ملکہ چکیدہ خامہ شیوا بیان سید طاہر علی - طاہر فرخ آبادی چیکار بخش خواہ دولت انگلشیہ

ابھی تو زمانہ کا حال کیا ہی [illegible] — کہ شور ماتم [illegible] سے حشر برپا ہو
خزان نے گلشن عالم کو کر دیا پامال — دلوں میں خار غم [illegible] چبھون [illegible]
سیاہ پوش ہوا ہر فلک [illegible] — زمین جا کے درہائی [illegible] ماجرا کیا ہو
[illegible] نہیں تماشائی تخت [illegible] — رواں [illegible] آنکھوں سے [illegible]
وہ [illegible] ماتمکدہ شاد [illegible] — کبھی خوشی کا جو گمراہ [illegible]
[illegible] جشن [illegible] — [illegible] غریبان کیطرح چاک ہو
جگر ہوا [illegible] — حباب [illegible] چشم [illegible]
[illegible] — ہر ایک کی نظر [illegible]
[illegible] — دل اس جہان کے [illegible]
کہیں بہار [illegible] — [illegible] سے ہر کام کوئی [illegible]

غضب کا سد ہے اہل جہاں کی آبرو میں

زمانہ تیرہ و تاریک سے نگاہ ہو نہیں

وہاں ہو آج کہ کوئی بھی [illegible] کلام [illegible] — وہی ہو آج کہ عیش [illegible] نام [illegible]
وہاں ہو آج کہ افسردگی ہو دنیا کو — کہیں ہو محفل عشرت کا اہتمام [illegible]
وہاں ہو آج کہ [illegible] — [illegible] قلقل مینا و دور جام نہیں
وہاں ہو آج کہ سب [illegible] — زبان کو تاب سخن طاقت کلام نہیں
وہاں ہو آج کہ [illegible] — [illegible] داغ جگر ہو [illegible] نشاں نہیں
وہاں ہو آج کہ [illegible] — قرار دل سے چلا [illegible]
وہاں ہو آج کہ سونا حرام ہو سب کو — نصیب [illegible] یہ سچ ہوا انجام نہیں
وہاں ہو آج کہ ہر سب [illegible] — حواس [illegible] ہیں [illegible]
وہاں ہو آج کہ بے ساختہ [illegible] — طبیعت سے [illegible]
وہاں ہو آج کہ [illegible] — [illegible] بیان کرنے کا یہ مقام نہیں

فلک نے لے لئے جشن و نشاط کے بدلے

کہ آج رنج دئے انبساط کے بدلے

[illegible] خوش دلی [illegible] — کہ [illegible] نشاط ہے [illegible]
ابھی تو آج جہاں پہ [illegible] — کہ جیسا ہے [illegible]
[illegible] اہل صفا کے [illegible] — دلوں میں حسرت [illegible]
یہ کیا ہوا کہ [illegible] — ہوئی [illegible] آنکھیں [illegible]
وہ کون ہے کہ [illegible] — وہ کون ہے کہ نہیں [illegible]
[illegible] — سوا [illegible] کوئی [illegible]
[illegible] — زبان خلق پر آتا ہے بار بار افسوس
[illegible] — ہوا ہے [illegible] صبر [illegible] افسوس
ہزار [illegible] — [illegible] نکلتا نہیں [illegible] افسوس
[illegible] — کہ سینہ میں جگر و دل [illegible]

تحمل ایسی مصیبت کا ہاں [illegible] ہوتا
خموش کون ہو ضبط فغاں نہیں ہوتا

یہی خیال تھا دل کو [illegible] — [illegible]
[illegible] — کسی سبب سے [illegible]
[illegible] — [illegible]
[illegible] — [illegible]
[illegible] — [illegible]
وہ آفتاب سپہر [illegible] — وہ سایہ گستر عالم وہ بادشاہ [illegible]
وہ عدل پرور عالم پناہ قیصر ہند — [illegible]

وہ شہر یار فریدون شکوہ دارا حشم — کہ تیری طرح [illegible]
زمانہ اون کی سخا میں [illegible] — کہ جود [illegible] دنیا سے [illegible]
وہ بختیار و سکندر نصیب [illegible] — [illegible] عہد میں [illegible]
اگر [illegible] دراز دست ستم — تو [illegible] مقدر کی [illegible] گردن

اوسی نے آج کیا انتقال دنیا سے
غضب ہے جائے [illegible] دنیا

یہ حال [illegible] حواس [illegible] — [illegible]
ہوا وہ صدمہ جانکاہ [illegible] — کہ جس [illegible]
سیاہ پوش ہوئیں [illegible] — [illegible]
کہا یہ دل نے [illegible] — یہ اضطراب [illegible]
ہوا قضا و قدر سے [illegible] — تو صبر چاہیے [illegible]
[illegible] — [illegible]
یہ صبر [illegible] انجام [illegible] — کیا ہے [illegible]
یہی [illegible] — خدا سے [illegible]
جہاں [illegible] — وہاں [illegible]
[illegible] — [illegible]

الہی شاد رہے خاندان قیصر ہند
جہاں میں عیش کرے وہ ماں قیصر ہند

[illegible] — خسرو جہاں [illegible]
ہزار سال کی ہو عمر [illegible] — [illegible]
انہیں کے [illegible] — انہیں کے ظل حمایت میں [illegible]
انہیں کے [illegible] — انہیں کی موج [illegible]
انہیں کے [illegible] — انہیں کے [illegible]
انہیں کے [illegible] — انہیں کی بو [illegible]
جہاں میں [illegible] — فلک [illegible]
خدا کرے [illegible] — [illegible] زمانہ [illegible]
انہیں کے [illegible] — رہے جہاں میں [illegible]
[illegible] — [illegible]

ہمیشہ ایک جہاں قائل انکا رہے
انہیں کی ذات سے زینت تخت و تاج رہے

Oh, oh, the death of
H. I. M. Queen
Victoria

قطعہ تاریخ

انتقال پر ملال حضور ملکہ معظمہ کوئین وکٹوریا قیصرہ ہند
از خاکسار صادر

آہ یہ کیا واقعہ ہے کس غضب کی ہے خبر
جس کے سنتے ہی ہوا ہنگامہ محشر بپا
مبتلائے نالہ و افغان ہے ہر اک اہل دل
ہے ہر اک ذی عقل کی جان حق میں سوزہ و بکا
کیون نہو یہ غم حقیقت مین غم جانکاہ ہے
موج فرسا ہے قیامت کی طرح یہ درد زا
یعنے اقلیم فرنگستان کی وہ اعلی کوئین
نام آور ملک پرور ایمپریس آف انڈیا
مادر پا بجا ناو دنیا سے رحلت کر گئی
آنکھ کے تخت ارض سے پہنچی ہے سوئے سما
جس کے عہد سلطنت مین امن آزادی کے ساتھ
جملہ آسایش سے کرتی تہی بسر خلق خدا
نخل عدل و داد کے فیضان جاری کے تلے
بخطر پیتے تھے پانی باگھ بکری ایکجا
کثرت علم و ہنر نے بڑھ کے دکھلائے قدم
صنعت و حرفت کی وسعت نے بدلی ایسا
کشت دل مین جگمگی تہذیب و ہمدردی کی جڑ
ذاتی و شخصی تعصب کا اثر مٹتا گیا
تار ٹیلیگراف ریل اسٹیمر صفائی روشنی
شش جہت مین کار فرما زیر فرمان علا
سلطنت کی اس قدر وسعت کہ جسمین آفتاب
نام کو بھی ڈوبنے کا راستہ پاتا نتہا
آہ جب ایسی شہنشہ قیصرہ پائے وفات
کیون نہ عالمگیر ہو درد و غم بے انتہا
ہے دعا درگاہ خلاق دو عالم سے یہی
روح مرحومہ کو قرب ام عیسے ہو عطا
صادر محزون بس اب کلک بیانکو روک دے
ایک مصرع مین دو تاریخین لکہو غم انتہا
آہ مرگ قیصرہ وکٹوریہ - کہہ دو گر

۱۸ ھ ۱۳

اوہ وہ دی ڈیتھ آف ہز امپیریل کوئین وکٹوریا

۱۸ ھ ۱۳

ہم تبرک و ہم زینت

مکہ شریف - مدینہ منورہ - بیت المقدس کربلائے معلی کے نقشے ہم نے اعلی درجہ کے رنگین خوبصورت منگائے ہین - جو چوکٹے جڑوا کے ان مکان مین لگایا جائے تو آرائش مکان اور اس کی زینت دوبالا ہو جاتی ہے وہ نقشے اس خوبی سے بنے ہوئے ہین کہ اگر ذرا بھی نگاہ جما کے دیکہو تو بے تکلف اصلی نقشہ آنکھون کے سامنے آجاتا ہے - نقشے چونکہ چھوٹائی بڑائی مین مختلف ہین اور ان کے کام کی عمدگی مین کمی بیشی ہے اس لئے قیمتین بھی مختلف ہین -

نمبر	نام مقامات	قسم کام	عرض انچ	طول انچ	قیمت
۱	مکہ معظمہ	طلائی	۲۲	۱/۲ ۳۱	۶عہ
۲	مدینہ منورہ	״	״	״	۶عہ
۳	مکہ معظمہ	رنگین روغنی	۱۵	۱/۲ ۱۹	۱۲
۴	مدینہ منورہ	״	״	״	۱۲
۵	مکہ معظمہ	رنگین روغنی	۱۲	۱۷	۸
۶	مدینہ منورہ	״	״	״	۱۰
۷	بیت المقدس	طلائی	۱۵	۱/۲ ۱۹	۱۰
۸	تمام متبرک مقامات کا نقشہ	״	״	۳۰	۶عہ

المشتہر عبدالرحمن آزاد - فریب بندر پنچ بہادر بمبئی

مار اللحم

آب و ہوا کی رطوبت اور آلام غذاؤن کی بادی سے جن لوگون کا رگ و ریشہ ڈھیلا ہو گیا ہے یا بہول کے کپا ہو گئے وہ لوگ خوشی کے مارے نوبد شریف کا نقارہ بجا ڈالین کہ ماہد ولت نے مار اللحم خاص طور پر طیار کرایا ہے -

اس جنین جنان سے تو ہم کو کوئی بحث نہین کہ یہ کرے گا وہ کرے گا - اس کا حال تو عالم الغیب ہی خوب جانتا ہے کہ یہ ڈیڑھ مین نازل ہوئے پیچھے کیا کرے گا - مگر ہان کچھ نہ کچھ کرے گا ضرور - کیونکہ سوائے مشک و عنبر کے اسمین سب اجزا قابل اطمینان اور ہر طرح دیکھ بھال کے شریک کئے گئے ہین - قیمت فی بوتل دو روپیہ محصول و خرچ پارسل ذمہ خریدار - ترکیب استعمال کا پرچہ ہمراہ بوتل کے ملیگا -

(فرخ دہلوی مالک ایڈیٹر پنچ بہادر بمبئی)

تاریخ جنگ روم و یونان

اس کتاب کی تعریف و توصیف کی کوئی ضرورت نہین سارا زمانہ جانتا ہے - کہ ترک کس شجاعت سے لڑے اور کیسی بڑی مہم کو سات روز مین سر کر لیا - اس کتاب مین ہر افسر کی شجاعت کا جدا گانہ ذکر ہے جو شخص ایک نگاہ دیکھ لے اگر اسمین ذرا بھی اسلامی جوش ہے تو وہ بغیر پوری کتاب دیکھے کبھی باز نہین رہ سکتا -

قیمت فی جلد ۱۲
محصول ذمہ خریدار

جاسوسوں کی رپورٹیں

وسط ایشیا میں روسی فوج ۵۰ ہزار بڑھائی گئی۔ ایران کے ساتھ خاص معاہدہ طے کیا گیا ہے۔

اخبارات لندن نے قیصر جرمن کی تعریف میں پرزور لکھے ہوئے مضامین لکھے اتحاد کو موجب تقویت طرفین جانا ہے۔

لارڈ کچنر پریٹوریا سے ۲ ر تار دیتے ہیں کہ جنرل کیمبل نے [illegible] برگ کے جنوب میں پانچسو ڈچوں سے مقابلہ کرکے اون کو پسپا کیا۔ ۱۸ ویں حصار رجمنٹ کے لفٹنٹ [illegible] اور ۱۰ سپاہی مقتول اور ایک افسر مجروح ہوا۔ ڈچوں نے جنرل فرنچ کی چار گاڑیوں پر قبضہ کیا جو مقام [illegible] کے قریب مردوں کے اٹھانے کے لئے بھیجی گئی تھیں۔ مقام [illegible] پر برٹش فوج کے ۲ افسر مقتول اور ۱۲ سپاہی مجروح ہوئے۔

جنرل فرنچ ڈچوں کو مشرق کیطرف بھگا رہے ہیں۔ انکی ایک توپ پر قبضہ کیا اور ایک برباد کی۔

گورنر کیپ نے [illegible] کر ایک اعلان شائع کیا کہ ڈچوں کے آئندہ حملہ کے وقت تمام انگریز گورنمنٹ کی مدد کریں۔

نیو ساوتھ ویلز میں جنگ جنوبی افریقہ میں شامل کرنے کے لئے اپنی طرف سے ۲ ہزار سپاہی بھیجنے کی جو خواہش ظاہر کی تھی اسے برٹش گورنمنٹ نے منظور کیا۔

لارڈ کچنر تار دیتے ہیں کہ رپورٹ کیا گیا ہے کہ [illegible] کے جنوب میں جنرل [illegible] پہنچ گئے ہیں۔

[illegible] میں برٹش فوج کے ۵ سپاہی مقتول و مجروح ہوئے۔

میدان جنگ میں برٹش فوج میں بیماریوں کی روز بروز ترقی پر ہیں۔

اخبار ڈیلی ٹیلیگراف کیپ ٹاؤن کے تار سے مظہر ہے کہ [illegible] ۶ ہزار فوج اور سات توپوں کے ساتھ کیپ کالونی میں داخل ہوا۔

فہرست نقصانات سے واضح ہوتا ہے کہ مقام [illegible] کے قریب جنرل چارلس ناکس اور جنرل ڈیویٹ کے درمیان جو مقابلہ ہوا اس میں برٹش فوج کا ایک افسر اور پانچ سپاہی مقتول اور ۴ افسر اور ۲۳ سپاہی مجروح ہوئے۔

سرکاری طور پر اطلاع دی گئی ہے کہ گورنمنٹ نے یہ تصفیہ کیا ہے کہ لارڈ کچنر کے پاس ۳ ہزار سوار بطور امداد بھیجے جائیں۔ امید ہے کہ ۱۰ ہزار سپاہی بہت جلد جمع ہو جاینگی۔ جنوبی افریقہ سے ۴ ہزار۔ نوآبادیوں سے ۵ ہزار اور باقیماندہ ولایت سے بھیجے جائیں گے۔

[illegible] اضلاع میں [illegible] برباد کی۔

لارڈ کچنر [illegible] تار دیتے ہیں کہ جنرل ڈیویٹ اب تک [illegible] کے شمال میں ہیں۔

[illegible] نے [illegible] پر قبضہ کیا۔

جنرل فرنچ ڈچوں کو [illegible] کیطرف بھگا رہا ہے۔

اگرچہ ابتک پیغامات صلح میں ناکامی رہی لیکن اب [illegible] میں ایک پروگرام تیار کیا ہے جس کے مطابق وکلا یہاں سے کیپ ٹاؤن روانہ ہوئے۔

[illegible] گارڈز اور [illegible] رجمنٹ غالباً کیپ ٹاؤن کیطرف بھیجی جائیگی۔

[illegible] کتاب [illegible] میں بہت جلد ترمیم کی جائیگی۔

باکو کے میگزین میں آگ لگی۔ بہت سے لوگ ہلاک ہوئے۔

وزراء پیکن و سفراء چین کی ایک مجلس کل پیکن میں منعقد ہوئی تھی جہاں اس مسئلہ پر بحث ہوئی کہ مقام پیکن جو قتل عام ہوا ان کے سرگروہوں کو سزا دیجائے یا نہیں۔ اس جلسہ کا نتیجہ تسلی بخش نہ ہوا۔

ساوتھ افریقن نیوز کا ایڈیٹر مسٹر کارٹرائٹ بجرم [illegible] گرفتار ہوا ہے۔ اس لئے کہ اوس نے اپنے اخبار میں ایک برٹش افسر [illegible] کے دستخط سے ایک خط شایع کیا تھا جس میں لارڈ کچنر پر یہ الزام لگایا گیا ہے کہ اونہوں نے اپنے سپاہیوں کو خفیہ طور پر ہدایت کی ہے کہ کوئی ڈچ گرفتار نہ کیا جائے۔ مجرم بڑی بھاری ضمانت پر رہا کیا گیا ہے۔

جن ڈچوں نے [illegible] پر حملہ کیا تھا وہ اب [illegible] کیطرف بڑھ رہے ہیں۔ لارڈ میتھون نے [illegible] کے مشرق میں دشمنوں کو منتشر کیا۔ جنرل [illegible] کی فوج نے [illegible] کے قریب ڈچوں کے سامان رسد کو برباد کیا اور ۳ ہزار ۵ گھوڑے اور [illegible] ان کے ہاتھ آئے۔

کیپ ٹاؤن میں طاعون کی ۲ واردات ہوئیں۔ وہاں چونکہ طاعونی مادہ طول کر گیا ہے لہذا چوہوں کا قتل عام ہو رہا ہے۔

ڈچوں کی چھوٹی چھوٹی جماعتیں کیپ کالونی میں مختلف مقامات پر داخل ہو رہی ہیں۔ [illegible] ڈچ [illegible] کے شمال میں پہنچے۔ [illegible] کی فوج [illegible] دریا سے ملنے کیلئے مغرب کیطرف بڑھ رہی ہے۔ جنرل [illegible] ایک بڑی فوج کے ساتھ [illegible] کے قریب ہو رہے ہیں۔ [illegible] کی فوج [illegible] کر رہی ہیں کہ کوئی بڑا مقابلہ نہ ہونے پائے اور اس میں انہیں کامیابی بھی ہوئی ہے۔

امریکا کے ایک سربرآوردہ اور متمول شخص نے سابق پریسیڈنٹ ٹرانسوال مسٹر کروگر کو امریکا میں آنے اور رہنے کی دعوت دی ہے۔

مسٹر ڈینورز بجائے مسٹر جیمس پولیس کمشنر کلکتہ ہوں گے۔ سالانہ جلسہ مجلس تجارت بنگالہ ۱۹ر فروری کلکتہ میں ہوگا۔

رنگون میں دو مسلمان تاجران عبدالکریم و عبدالباری کو بجرم ناجائز افیون کے ۹-۹ ماہ قید سخت

کراچی میں بھی طاعون کے عود کا خوف ترقی پر ہو گیا۔

پٹنہ میں تین قلی اور دو ملازم جاہرن مکان صاف کرنیوالے بجرم رشوت ماخوذ ہیں۔ لوگوں کو دھمکا کر لوٹتے تھے۔

پٹنہ میں دو ہزار قیدیوں کے بھیجنے کی بابت لاعلمی ہے۔

نواب اسد اللہ خان صاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ مراد آباد کی وفات حسرت آیات کی افسوسناک خبر آئی ہے۔

حضور والیسرائے ۱۰ر مارچ کی شام کو کلکتہ سے روانہ شملہ ہوں گے اور بجٹ ہند بعد مباحثہ پاس کیا جائے گا۔

ریاست میسور میں تجویز ہے کہ ایک انجینیرنگ کالج قائم کیا جائے۔

بوجہ ماتم قیصری کانپور کا جلسہ گھوڑدوڑ ملتوی رہا۔

بنگلور میں ایک لڑکے کو بجرم خوردبرد تین نئی آنہ زروں کے ۲ سال قید اور ۲۰ روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی۔

[illegible] رنگون میں گو رہا کر کلکتہ میں نہایت ارزاں ہیزم سوختنی تیار کرنے کی قیمتی ترکیب نکالی۔

اخبار جامع العلوم مراد آباد پر سیٹھ [illegible] کی کوٹھی کیطرف سے بھی نالش [illegible] ہوئی ہے جسکیتعلق مقدمہ ہے۔

مہاراجہ صاحب کوچین کی والدہ صاحبہ کی وفات کی خبر آئی۔ بہت بیمار تھیں۔

بھوانی پور کلکتہ کے بازار ہرش چندر کے نام کو بدل کر بنام لارڈ کرزن رکھنا چاہتے تھے حضور والیسرائے نے نامنظور کیا۔

سر آرتھر ہیولاک صاحب گورنر مدراس نے مسٹر [illegible] کے گورنر کا عہدہ قبول فرما لیا ہے۔

پشاور میں ایجنٹ امیر کابل کی طرف سے پوستینوں کی فروخت کا سلسلہ کھولا گیا۔ امیر صاحب تمام مال کے اجارہ دار ہیں۔

سشن جج علیگڑھ نے دو شخصوں کے قتل کے پاداش میں ہیرو سنگھ کو پھانسی کا حکم دیا۔ قاتل ایک ملازم ماخوذ ہے مقتول ایک پٹھان قسمت اللہ خان تھا جس نے خیراتی نام امیر کی جسد کو کھینچ لیا تھا۔ وجہ اشتعال نہایت سخت تھی۔

ٹیپارہ میں گذشتہ ہفتہ مرکنٹل آف ریجنسی باضابطہ طور پر مقرر کی گئی۔ اس کے متعلق دربار کیا گیا تھا۔

جنگی کھیل چوگان بازی کا سالانہ مقابلہ ۱۰ر مارچ سے میرٹھ میں ہوگا۔ اور جودھپور سے بھی آئیں گے۔

ناگپور کرتہ میں یادگار قیصر وکٹوریا ایک وکٹوریا ہال بنایا جائیگا۔ اور اس کے متعلق ضروری امور پر غور کرنے کی غرض سے کلکتہ میں ۵ و ۶ر فروری کو پوسٹ ماسٹر جنرلوں کی کنفرنس ہوگی۔

حضور والیسرائے کی طرف سے خاص اپیل کی گئی ہے لیکن عام رائے یہ ہے کہ تمام صوبجات میں جدی جدی یادگاریں قائم ہوں۔ اگر کل ہندوستان کیطرف سے ایک یادگار قائم کرنا ہی مناسب سمجھا جاوے تو بجائے کلکتہ کے دہلی موزوں سمجھا جاتا ہے دہلی قدیم پایہ تخت ہے۔ دہلی ہی میں دربار قیصری ہوا تھا۔ کلکتہ صرف ۶ ماہ کے لئے پایہ تخت ہے مستقل دلیل ہے۔

لاہور میں ایک فقیر آیا جو آگ ہی پر نہیں بلکہ دریائے راوی پر چلنے کا تماشا دکھانا چاہتا ہے۔

برما کے صدر مقام میں برقی ٹریموے جاری کرنے کی کمپنی قائم ہوئی۔ سرمایہ پنج لاکھ کا ہوگا۔

کلکتہ میں مقدمات میونسپل کے فیصلہ کے لئے ایک خاص مجسٹریٹ مقرر ہوا۔ نام بابو پریہ ناتھ مکرجی ہے۔

طاعونی شکار

تاریخ	مبتلا طاعون	اموات طاعون زدہ	اموات کل مرض
۳ر فروری	۸۰	۱۵۵	۲۷۰
۴ر "	۱۰۹	۱۰۵	۲۸۲
۵ر "	۱۲۹	۱۳۳	۲۶۶
۶ر "	۱۴۹	۱۲۴	۲۵۹
۷ر "	۱۶۰	۱۲۶	۲۶۶
۸ر "	۱۹۴	۱۲۸	۲۹۲
۹ر "	۱۲۲	۱۲۵	۳۰۹

مطبع حمیدیہ واقع بمبئی بھنڈی بازار میں حکیم محمد عبد الحمید فرخ دہلوی مالک و ایڈیٹر کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا